سبق نمبر ٤

سبق نمبر ۴

ہم بائبل مُقدّس کی صَداقت پر کیوں یقین رکھ سکتے ہیں؟ (۲)

چشمِ دید شہادت

ایک اور وجہ جس کی بنا پر بائبل کو برحق مانتے ہیں یہ ہے کہ اس میں چشم دید گواہوں کی شہادت ملتی ہے۔ یہ واقعات کسی پوشیدہ کونے میں رونما نہیں ہوئے جہاں اُنہیں کسی نے دیکھا نہ ہو۔ یہ عوام الناس میں رونما ہوئے اور تمام یہودی اُن سے آگاہ تھے۔ نئے عہدنامہ کے واقعات تحریر کرتے وقت اگر دروغ گوئی سے کام لیا جاتا تو تمام اسرائیل میں اُن کے خلاف احتجاج ہوتا بلکہ اس کے برعکس رسُولوں نے کئی مرتبہ لوگوں کو چیلنج کیا کہ اگر کسی بات میں کوئی جھُوٹ فریب ہو تو وہ بتائیں۔ اگرپا بادشاہ کے حضور اپنے دفاع کے لئے پولُس رسول نے کہا:

> "پولُس نے کہا اے فیستُس بہادر! میں دیوانہ نہیں بلکہ سچائی اور ہوشیاری کی باتیں کہتا ہوں۔ چنانچہ بادشاہ جس سے میں دلیرانہ کلام کرتا ہوں یہ باتیں جانتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ان باتوں میں سے کوئی اُس سے چھپی نہیں کیونکہ یہ ماجرا کہیں کونے میں نہیں ہُوا۔" اعمال ۲۶: ۲۵-۲۶

www.Nurul-Haque.org

مسیح کے صلیب دیئے جانے کے تھوڑے دنوں بعد پطرس رسول نے یہودیوں کے ایک بڑے ہجوم سے مخاطب ہو کر کہا:

"اے اسرائیلیو! یہ باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اُس کی معرفت تم میں دکھائے چنانچہ تم آپ ہی جانتے ہو۔ جب وہ خدا کے مقررہ انتظام اور علم سابق کے موافق پکڑوایا گیا تو تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے اُسے مصلوب کروا کر مار ڈالا۔ لیکن خدا نے موت کے بند کھول کر اُسے جلایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُس کے قبضہ میں رہتا۔"

اعمال ۲:۲۲-۲۴

یہودیوں نے مسیح کی صلیبی موت کا تو کبھی انکار نہ کیا بلکہ آپ کے مردوں میں سے جی اُٹھنے اور مسیح موعود ہونے کا کیا۔ یہ چیلنج دینے والی تقریر تصلیب کے سات ہفتوں بعد ہزارہا یہودیوں کے سامنے کی گئی۔ اگر خداوند یسوع صلیب نہ دیئے جاتے تو کیا وہ تین ہزار لوگ اُن پر ایمان لاتے؟

اُس کے تھوڑے عرصہ بعد مقدس پطرس اور دیگر رسولوں کو مسیحیت کی تبلیغ کرنے کی وجہ سے جیل میں ڈال دیا گیا۔ جب وہ یہودیوں کی اعلیٰ ترین کونسل یا صدر عدالت (سنہیڈرن) کے سامنے پیش کئے گئے تو انہوں نے کہا:

"ہمارے باپ دادا کے خدا نے یسوع کو جلایا جسے تم نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔ اُسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سربلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے۔ اور ہم اِن باتوں کے گواہ ہیں اور روح القدس بھی جسے خدا نے انہیں بخشا ہے جو اُس کا حکم مانتے ہیں۔"

اعمال ۵:۳۰-۳۲

اسی طرح پولس رسول نے بھی دوہرا ثبوت پیش کیا۔ اوّل یہ کہ "یہ کلام مقدس کے عین مطابق ہے" (توریت میں موجود نبوت کا حوالہ) اور دوم یہ کہ یہ ان عینی شاہدوں سے تصدیق شدہ بات ہے جو اب تک زندہ ہیں اور جن سے ان باتوں کی صحت کی تحقیق کرائی جا سکتی تھی۔ اس کا ذکر اہل یونان کو لکھے گئے ایک خط میں کیا گیا کیونکہ اہل یہود کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔

"چنانچہ میں نے سب سے پہلے تم کو وہی بات پہنچا دی جو مجھے پہنچی تھی کہ مسیح کتاب مقدس کے مطابق ہمارے گناہوں کے لئے مُوا۔ اور دفن ہوا اور تیسرے دن کتاب مقدس کے مطابق جی اُٹھا۔ اور کیفا کو اور اُس کے بعد اُن بارہ کو دکھائی دیا۔ پھر پانچ سو سے زیادہ بھائیوں کو ایک ساتھ دکھائی دیا۔ جن میں سے اکثر اب تک موجود ہیں اور بعض سو گئے۔ پھر یعقوب کو دکھائی دیا۔ پھر سب رسولوں کو۔"

۱۔ کرنتھیوں ۱۵:۳-۷

اس بات کو کچھ عرصہ بعد مقدس پطرس نے بھی دوہرایا جب اُس نے عینی گواہوں کی اہمیت پر زور دیا بلکہ یہ بھی کہا کہ وہ نبوت جو پوری ہوئی اور زیادہ معتبر ہے۔ ایک بلکہ بہت سے گواہ بھی جھوٹے ہو سکتے ہیں لیکن وہ پیشگوئی جو پوری ہوئی ہو، اُس کی صداقت میں کوئی شک کی گنجائش نہیں۔

"کیونکہ جب ہم نے تمہیں اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دغابازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اُس کی عظمت کو دیکھا تھا۔ کہ اُس نے خدا باپ سے اُس وقت عزت اور جلال پایا جب اُس افضل جلال میں سے اُسے یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔ اور جب ہم اُس کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے تو آسمان سے یہی آواز آتی سنی۔

www.Nurul-Haque.org

> اَور ہمارے پاس نبیوں کا وُہ کلام ہے جو زیادہ مُعتبر ٹھہرا اَور تُم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اُس پر غور کرتے ہو کہ وُہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے جب تک پَو نہ پھٹے اَور صُبح کا سِتارہ تمہارے دِلوں میں نہ چمکے۔ اَور پہلے یہ جان لو کہ کتابِ مُقدّس کی کسی نبُوّت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔ کیونکہ نبُوّت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہُوئی بلکہ آدمی رُوح القُدس کی تحریک کے سبب سے خُدا کی طرف سے بولتے تھے۔"
>
> ۲-پطرس ۱: ۱۶-۲۱

آپ ذیل کی آیات کا مطالعہ بھی کریں :-

> "اُس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتداء سے تھا اَور جسے ہم نے سُنا اَور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اَور اپنے ہاتھوں سے چھُوا۔ (یہ زندگی ظاہر ہُوئی اَور ہم نے اُسے دیکھا اَور اُس کی گواہی دیتے ہیں اَور اِسی ہمیشہ کی زندگی کی تمہیں خبر دیتے ہیں جو باپ کے ساتھ تھی اَور ہم پر ظاہر ہُوئی) جو کچھ ہم نے دیکھا اَور سُنا ہے تمہیں بھی اُس کی خبر دیتے ہیں تاکہ تُم بھی ہمارے شریک ہو اَور ہماری شراکت باپ کے ساتھ اَور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہے۔ اَور یہ باتیں ہم اِس لئے لکھتے ہیں کہ ہماری خوشی پُوری ہو جائے۔"
>
> ۱-یُوحنّا ۱: ۱-۴

مؤرخین بائبل کی تصدیق کرتے ہیں

ہم بائبل مُقدّس کے سچّا ہونے کے ثبُوت میں ایک تیسری وجہ بھی پیش کرتے ہیں۔ تاریخ کی کتابوں میں عمُوماً جنگ ناموں، شہنشاہوں اَور ہمعصر سرداروں کے عِلاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ اِس لئے اِس بات کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ گلیل اَور یہُودیہ جیسے دُور اُفتادہ اَور چھوٹے علاقوں کے واقعات کا تاریخی کتب میں ذِکر ہو۔ اَور اگر ہو بھی تو یہی توقع ہوگی کہ سپہ سالاروں کے کارناموں ہی کا بیان ہو۔ لیکن اِس کے برعکس ہمیں ایسے واقعات مِلتے ہیں جو بائبل مُقدّس کے بیانات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کرنیلیس تستتس (۵۴ - ۱۱۷ء) رومی سلطنت کا سب سے بڑا مؤرخ تھا۔ وُہ لِکھتا ہے :

> "مسیحی نام، مسیح سے نِکلا ہے جسے قیصر تبریاس کے عہدِ حکُومت میں رُومی حاکم پیلاطس نے قتل کروایا تھا اَور یہ خطرناک اوہام پرستی جو تھوڑی مُدّت کے لئے دب گئی تھی پھر پھُوٹ پڑی اَور نہ صِرف یہُودیہ میں پھیل گئی جو اِس بیماری کا منبع ہے بلکہ خود رومہ میں بھی جہاں ہر شرمناک بات پہنچ جاتی ہے جہاں اُس کی خُوب آؤ بھگت ہوتی ہے۔"

ظاہر ہے کہ کرنیلیس کو مسیحیت سے کوئی ہمدردی نہ تھی اِس لئے اُس کی گواہی اَور بھی مُعتبر ہے۔

یہُودی جرنیل یوسیفس جو ۷۰ء میں رومیوں کے ہاتھوں یروشلیم کی تباہی کے دَوران بچ گیا اِسرائیل کے لئے رومی تاریخ دان بن گیا۔ اُس نے ۹۳ء میں لکھا :

> "اُس وقت ایک دانا آدمی یسوع تھا۔ معلُوم نہیں کہ اُس کو آدمی کہنا واجب بھی ہے کیونکہ اُس نے ایسے عجیب و غریب کام کئے اَور اِس طرح سے لوگوں کو سچائی کی تعلیم دی کہ انہوں نے اِسے بخوشی قبول کر لیا اَور نہ صِرف بہت سے یہُودی بلکہ بہت سے غیر اقوام

www.Nurul-Haque.org

بھی اُس کی طرف راغب ہو گئے۔ وُہ المسیح تھا - اور جب پیلاطس نے ہمارے سرکردہ لوگوں یعنی یہُودی سرداروں کے کہنے پر اُسے صلیبی موت کی سزا سُنائی تو جو اُس سے شروع سے محبت رکھتے تھے اُنہوں نے اُس سے کنارہ کشی اختیار نہ کی۔ کیونکہ تیسرے روز وُہ اُن پر زندہ ظاہر ہُوا جیسا کہ انبیائے کرام نے اِس کے بارے میں پیش گوئی کی تھی - اُنہوں نے اِس کے علاوہ اُس کے بارے میں ہزارہا عجیب و غریب باتوں کی پیش گوئی کی۔ چنانچہ مسیحی قبیلہ جو اُس کے نام سے نامزد ہے آج کے دن تک موجود ہے۔"

اِن تمام شواہد کی روشنی میں کوئی شخص بھی بائبل مُقدّس کے سچے اور مُعتبر ہونے پر شک نہیں کر سکتا۔

کیا بائبل مُقدّس میں تحریف کی گئی؟

بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ یہُودیوں اور مسیحیوں نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔ یہ سچ ہے کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ عرب کے چند یہُودیوں نے حضرت مُحمّد سے سچ کو چھپانے کی کوشش کی (سورہ ۲:۷۵-۷۹، ۱۴۶، ۱۵۹--۱۶۰) اور اِن میں سے بعض نے نفع کے لئے اپنی بنائی ہُوئی کتابیں بھی فروخت کیں (سورہ ۲:۷۹) لیکن قرآن مجید میں کہیں بھی یہ اِلزام مسیحیوں پر نہیں لگایا گیا۔

اگر یہ اِلزامات دُرست ہوتے تو اُس کا مطلب یہ تھا کہ یہُودیوں اور مسیحیوں نے جو ایک دُوسرے کے سنگین دُشمن (سورہ ۲:۱۱۳) تھے باہم مِل کر پاک صحیفوں میں تحریف کی ہے۔ اور اگر ہم مان بھی لیں کہ یہ نا مُمکن بات عرب میں رُونما ہو بھی گئی تو اُن ہزارہا نسخوں کا کیا بنا جو تب تک تمام دُنیا میں پھیل چکے تھے؟ اُن تمام میں کیسے تحریف ہو سکتی تھی؟ اور وُہ یہُودی جو مُسلمان ہو گئے تھے اِس کا پول نہ کھولتے اور اصل نسخے مہیّا نہ کرتے؟

موجُودہ بائبل مُقدّس کے تراجم پُرانے اور نئے عہد ناموں کے اُن صحائف سے کئے گئے ہیں جو قرآن کریم سے کم از کم دو سَو سال پہلے کے ہیں۔ چنانچہ اگر بائبل میں تحریف ہُوئی بھی، تو اُس وقت سے پہلے ہُوئی ہوگی - قرآن شریف کو ماننے والا یہ تسلیم نہیں کر سکتا کیونکہ اگر یہ بات دُرست ہوتی تو قرآن کریم کبھی مُسلمانوں کو یہ نہ کہتا کہ اِن کتابوں پر ایمان رکھو (سورہ ۲:۴؛ ۱۳۶ - ۱۵؛ ۲۹:۴۶؛ ۱۰:۹۴)۔ چنانچہ قرآن اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ بائبل مُقدّس میں تحریف نہیں ہوئی۔

"اور تمہارے پروردگار کی باتیں سچّائی اور اِنصاف میں پُوری ہیں اُسکی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وُہ سُنتا جانتا ہے"۔

سُورہ ۶:۱۱۶

آخری ثبوت

جو کوئی بھی بائبل مُقدّس کو غیر متعصب دِل و دماغ کے ساتھ پڑھتا ہے اُس کی سچّائی کا قائل ہو جائے گا - دُعا کے ساتھ بائبل پڑھنے سے رُوح القدس جو کہ تمام الہامی کتابوں کا سرچشمہ ہے آپکو بھی قائل کر دے گا کہ یہ واقعی کلام خُدا ہے۔ اِسے کھُلے دِل و دماغ سے پڑھیں اور خُدا کو موقع دیں کہ سچّائی تک پہنچنے میں آپکی مدد کرے۔

ٹیسٹ نمبر ۴
مُعتبر کلام

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے :-

۱- تین وجوہات بیان کریں کہ ہم کیوں بائبل پر یقین و ایمان رکھ سکتے ہیں۔

ا- ______________

ب- ______________

ج- ______________

۲- یہودیوں نے مسیح سے متعلق کونسی دو باتوں کا انکار کیا؟

ا- ______________

ب- ______________

۳- نئے عہدنامہ میں مرقوم حقائق کے دو چشم دید گواہوں کے نام لکھیں۔

ا- ______________

ب- ______________

۴- مکمل کیجئے :-

"اُس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتداء سے تھا اور جسے ہم نے ______ اور اپنی آنکھوں سے ______ بلکہ ______ سے اور اپنے ہاتھوں سے ______" (۱-یوحنا ۱:۱)۔

۵- یسوع کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد کون کونسے لوگوں نے اُن کو دیکھا؟

____

______________ (۱-کرنتھیوں ۱۵: ۳-۷)۔

۶- ہم کیسے جانتے ہیں کہ نئے عہدنامہ کے بیانات جعلی نہیں ہیں؟

____

____

یہاں سے کاٹیے

۷- وُہ کون ہے جو قارئین کو قائل کرتا ہے کہ بائبل مُقدّس سچ مچ کلامِ خُدا ہے؟ ______________

دُرست جواب کے سامنے نشان (✓) لگائیں :

۸- نبوّت کا سرچشمہ کیا یا کون ہے؟

ا- اِنسان کی مرضی ہے ______

ب- خُداوند کریم ہے ______

ج- دُنیا ہے ______

۹- موجودہ بائبل کے تراجم اُن صحائف پر مبنی ہیں جو

ا- قرآنِ کریم جتنے قدیم ہیں۔ ______

ب- قرآنِ کریم سے تقریباً دو سو سال پُرانے ہیں۔ ______

ج- ایک سو پچاس سال پُرانے ہیں۔ ______

۱۰- نئے عہدنامہ میں مرقوم واقعات کہاں رُونما ہُوئے؟

ا- عوام کے سامنے اسرائیل میں ______

ب- پوشیدگی میں ______

ج- مصر میں ______

نام ______	نمبر ______
پتہ ______	
______	

اُوپر کے خانہ میں اپنا نام اور پتہ لکھیں اور صرف یہ پرچہ صفحہ نمبر ۷ کے پتہ پر بھیج دیں۔

اگلے کورس کا نام ہے "خُدا اور اِنسان"۔ کیا آپ یہ کورس کرنا چاہتے ہیں؟

ہاں ______ نہیں ______

www.Nurul-Haque.org